M.A. Urdu 3rd Semester . Paper 11

سوال : جدید شاعری کے رجحانات کا جائزہ لیجیے۔

جواب : ۱۹۳۵ء کے بعد ترقی پسند تحریک اور حلقۂ ارباب ذوق کے زیر اثر اردو شاعری نے بہت سی منزلیں طئے کیں ۔لیکن ۱۹۶۰ء کے آس پاس جدیدیت کی لے تیز ہوئی ۔اردو شاعری ایک بار پھر نئی کروٹیں لینے پر مجبور رہوئی ۔طرز فکر،طرز احساس،اور طرز بیان کے سانچے ایک بار پھر ٹوٹے۔اور نت نئی شکلیں سامنے آئیں ۔ترقی پسند تحریک اور حلقۂ ارباب ذوق کے شاعروں نے اپنے کو مخصوص تصورات کا ضرورت سے زیادہ پابند کرلیا تھا۔ایک طرف ایسے شاعر تھے جن کے پاس صرف موضوع ہی موضوع تھا اور دوسری طرف ایسے لوگ تھے جن کے ہاں ہیئت کے تجربے تھے ۔ایک طرف خارج کی دنیا تھی اور دوسری طرف داخلی دنیا تھی ۔جدید شاعری ان ہر دو فنی رویوں کے ردِّ عمل کے طور پر پیدا ہوئی ۔جدید شاعروں نے اپنے آپ پر کوئی لیبل لگانا پسند نہیں کیا۔جدید شاعروں نے زندگی کو ایک مکمل اکائی کی حیثیت سے دیکھا،سمجھا اور برتا۔داخلیت،خارجیت ۔ذات وکائنات اور غم جاناں اور غم دوراں کو الگ الگ سمجھ کر کسی ایک کو رد اور دوسرے کو قبول کرنے یا اپنے اوپر مسلط کرنے کو انہوں نے غیر فطری عمل سمجھا۔انہوں نے شاعری کو زندگی کے تجربات ومشاہدات کا ایسا تخلیقی اظہار سمجھا جو ان کی اپنی شخصیت ،مزاج اور محسوسات سے ہم آہنگ ہو کر ایک منفرد پیکر اختیار کر لے۔انہوں نے شاعری کو انفرادی تخلیقی عمل سمجھا۔انفرادی اسلوب اور طرز کی اہمیت اس زمانے میں زیادہ بڑھ گئی ۔۔۔جب شعرو ادب میں نئے رجحانات شروع ہوتے ہیں تو اپنے ساتھ خوبیوں کے ساتھ خامیاں بھی لاتے ہیں ۔صالح جدیدیت وہ ہے جو وقت اور ماحول کے فطری تقاضوں اور ادیب کے اپنے احساس اور تجربے سے پیدا ہوئی ۔یہ جدیدیت خلا میں لٹکی ہوئی نہیں ہے بلکہ اس کی جڑیں اپنی روایت میں ہیں۔

ترقی پسندوں اور حلقۂ ارباب ذوق والوں نے کچھ فارمولے بنا لئے تھے ۔ترقی پسندوں نے

ماضی کے ادب کو جاگیردارانہ سماج کی پیداوار سمجھ کر حقارت سے ٹھکرا دیا تھا اور غزل کو قدامت پسندی کی علامت قرار دیا تھا۔اسی طرح حلقۂ ارباب ذوق کے بعض شاعروں نے شاعری کو محض آزاد نظم لکھنے یا بعض اسلوبی جدتوں کا ایک نسخہ بنالیا تھا۔جدید شاعروں نے اس کے خلاف ردعمل کا اظہار کیا اور فارمولا سازی سے دور رہے۔انہوں نے ان لکیروں اور بتوں کو توڑا اور زندگی کے ناپیدا کنار سمندر میں اُترے۔انہوں نے زندگی کی وحدت کو اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ دیکھنے اور سمیٹنے کی کوشش کی۔نفی واثبات کا کوئی بنا بنایا سانچا اپنے پاس نہیں رکھا۔بلکہ خود اپنے حواس، تجربے اور ادراک سے زندگی کی ماہیئت اور حقیقت کو دریافت کیا۔چونکہ یہ عمل مشکل تھا اور اس کے سارے سہارے چھن چکے تھے، لہذا زندگی کا کرب اسے اکیلے جھیلنا پڑا۔تنہائی کا کرب، تلاش وجستجو کی اذیت، انجانی چیزوں کا خوف، بے سمتی اور بے معنویت کا احساس اور عصری حسّیت جدید شاعری کی خصوصیات ٹھہری۔۔۔ جدید شاعر ایک ایسا انسان تھا جو متضاد عناصر سے مل کر بنا ہے اور متضاد کیفیتوں سے گذرا ہے۔وہ ایک ایسا مسافر تھا جسے کسی منزل پر قرار نہ تھا۔اندھیرے، اجالے، محبت، نفرت، غم ومسرت، ہجر ووصال اور قربت ودوری کی بدلتی ہوئی نسبتوں کی وجہ سے ہر آن اسے زندگی کی پے چیدگیوں سے واسطہ پڑا، اس لئے جدید شاعری میں ایک غبار اور ایک خواب کی سی کیفیت ہے۔یہ کیفیت مواد کی سطح پر بھی ہے اور اسلوب کی سطح پر بھی۔اس میں پُرانی علامتوں کی تکرار اور گھسے پٹے تلازموں کے بجائے تازہ علامتیں اور الفاظ کے نئے تلازمے ملتے ہیں۔اس طرح جدید شاعری کی لفظیات اور اس کی مخصوص فضا بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور جدید شاعری میں ایک نئے ذائقہ یا ایک نئے تیور کا احساس ہوتا ہے۔

☆☆☆